فیڈرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ، 2007ء

30 جون 2012ء تک ترمیم شدہ

فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے قیام اور اس سے منسلکہ یا ضروری معاملات کے حوالے سے قانون سازی کے لیے ایکٹ

ہر گاہ کہ یہ ضروری ہے کہ جدید تکنیکوں کے استعمال، ٹیکس گزاروں کو سہولیات کی فراہمی اور پر عزم، مطمئن، کہنہ مشق اور استعداد کے اعلیٰ معیار کے مطابق کام کرنے کی حامل اہل پیشہ ورانہ افرادی قوت کے قیام کے ذریعے واجب ٹیکسوں کی جمع آوری کے لیے ٹیکس نظام کی صلاحیت میں اضافہ کیا جائے؛

ہر گاہ کہ بورڈ آف ریونیو کو جدید، روشن خیال، موثر، خود مختار اور قابل اعتماد تنظیم بننے کے اپنے مقصد اور ویژن کو پورا کرنے کے لیے معیاری خدمات کی فراہمی اور ٹیکس قانون سے مطابقت اختیار کرنی چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ ایمانداری، پیشہ وریت، ٹیم ورک، تعاون، انصاف، شفافیت اور جوابدہی جیسی اقدار کا پاس رکھنا چاہیے؛

ہر گاہ کہ یہ ضروری ہے کہ مالیاتی و معاشی پالیسیوں سے متعلقہ معاملات، ٹیکسز اور ڈیوٹی کی ایڈمنسٹریشن، مینجمنٹ، نفاذ اور ان کی جمع آوری جیسے معاملات کو ضابطے میں لایا جائے؛

اور ہر گاہ کہ یہ ضروری ہے کہ سرگرمیوں اور آپریشنز کے دائرہ کار میں وسعت، مناسب خود مختاری اور سنٹرل بورڈ آف ریونیو کی از سر نو ڈھانچہ سازی کے لیے بورڈ آف ریونیو کی تنظیم نو کی جائے؛

اسے ذیل کے ذریعے یوں وضع کیا جاتا ہے:-

1 ***مختصر عنوان، دائرہ کار اور نفاذ-***

1) اس ایکٹ کو فیڈرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ، 2007ء کہا جا سکتا ہے۔

2) اس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہو گا۔

3) اس دفعہ کا اطلاق فوری طور پر ہو گا اور باقی دفعات کا اطلاق اس تاریخ سے ہو گا جو وفاقی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے مقرر کرے گی، اور مختلف دفعات کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جا سکتی ہیں۔

2 ***تعریفات-***

اس ایکٹ میں، ماسوائے اس کے کہ کوئی چیز عنوان یا سیاق وسباق کے منافی ہو-

a) "بورڈ" سے مراد سنٹرل بورڈ آف ریونیو ہے جو سنٹرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ، 1924ء (IV بابت 1924ء) کے تحت قائم ہوا، اور فیڈرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ، 2007ء کے بعد اس سے مراد، اس ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت قائم ہونے والا فیڈرل بورڈ آف ریونیو ہے؛

b) حذف شدہ

c) "سنٹرل بورڈ آف ریونیو" سے مراد سنٹرل بورڈ آف ریونیو ہے جو سنٹرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ، 1924 (IV بابت 1924ء) کے تحت قائم ہوا؛

d) "چیئرمین" سے مراد بورڈ کا چیئرمین ہے جسے وفاقی حکومت تعینات کرتی ہے اور اس میں قائم مقام چیئرمین بھی شمار ہو گا؛

e) "کمیٹی" سے مراد اس ایکٹ کے تحت قائم ہونے والی کمیٹی ہے؛

f) "ایمپلائز" سے مراد بورڈ، اس کے دفاتر، تنظیمات اور محکموں کی زیر ملازمت افراد ہیں؛

g) "مالی قانون" سے مراد ٹیکس سے متعلقہ قوانین کی طرف عمومی حوالہ ہے، بشمول کسٹمز ایکٹ، 1969ء (IV بابت 1969ء)، سیلز ٹیکس ایکٹ 1990ء، انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 (XLIX بابت 2001ء)، فیڈرل ایکسائز ایکٹ، 2005ء، اور دیگر کوئی قانون، جس کے ذریعے سے کوئی ٹیکس، لیوی یا ڈیوٹی عائد کی جائے جس کا ٹیکسیشن سے کوئی تعلق ہو، یا کوئی معاملہ جس کا وفاقی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے تعین کرے؛

h) "انسانی وسائل کی پالیسی" سے مراد ملازمین سے متعلقہ وہ پالیسی ہے جس کا تعلق بورڈ کے کاموں کے حوالے سے استعداد بڑھانے سے ہو، جس کی منظوری مجاز اتھارٹی وقتاً فوقتاً دیتی ہے؛

Ha "مراعات" سے مراد وہ مراعات ہیں جو تجویز کی جائیں؛

i) "ممبر" سے مراد کوئی بھی فرد جو بورڈ کا ممبر مقرر کیا جائے؛

j) "فرد" سے مراد کوئی فرد، ادارہ، کوئی کمپنی یا ایسوسی ایشن یا باڈی آف پرسنز، چاہے وہ انکارپوریٹڈ ہو یا نہ ہو؛

Ka "پالیسی بورڈ" سے مراد دفعہ 6 کے تحت قائم کیا جانے والا پالیسی بورڈ ہے؛

K "مجوزہ" سے مراد قواعد کے تحت تجویز کیا گیا؛

Ka "انعام" سے مراد ایسا انعام جو تجویز کیا جائے؛

l) "قواعد" سے مراد اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد ہیں؛ اور

m) "ضوابط" سے مراد اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے ضوابط ہیں؛

3 فیڈرل بورڈ آف ریونیو کا قیام۔

1) بذریعہ ہذا ایک بورڈ قائم کیا جاتا ہے جسے فیڈرل بورڈ آف ریونیو پکارا جائے گا، جو وفاقی حکومت کے مقرر کردہ کم از کم سات ممبران پر مشتمل ہو گا۔

2) بورڈ وہ تمام اختیارات اور افعال استعمال کرے گا جو سنٹرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ، 1924 (IV بابت 1924) کے تحت قائم سنٹرل بورڈ آف ریونیو استعمال کرتا تھا، اس کے وہ تمام اختیارات بھی استعمال کرے گا جو دفعہ 4 کے تحت اسے عطاء کیے گئے ہیں۔

3) وفاقی حکومت بورڈ کے چیئرمین کی تعیناتی ان شرائط وضوابط کے تحت کر سکتی ہے جو وہ تجویز کرے۔

4) چیئرمین کسی بھی ممبر کو قائم مقام چیئرمین مقرر کر سکتا ہے جو اس کی عدم موجودگی میں کام کرے گا۔

5) چیئرمین بورڈ ایک سیکرٹری مقرر کر سکتا ہے جو بورڈ کی میٹنگز کے حوالے سے تمام معاملات کو دیکھے گا۔

6) اگر اس صورت میں کہ چیئرمین کی تعیناتی کسی وجہ سے تاخیر کا شکار ہو تو وفاقی حکومت سینئر ترین ممبر کو قائم مقام چیئرمین مقرر کر سکتی ہے۔

7) ہر دو ماہ میں بورڈ کی کم از کم ایک میٹنگ ہو گی، لیکن چیئرمین کسی بھی وقت بورڈ کا اجلاس بلا سکتا ہے یا کسی ممبر کی درخواست پر اجلاس بلایا جا سکتا ہے۔

8) بورڈ ایک یا ایک سے زیادہ کمیٹیاں تشکیل دے سکتا ہے جو بورڈ کی طرف سے مقرر کردہ ممبران پر مشتمل ہوں گی اور وہ ایسے افعال سرانجام دیں گی جو بورڈ کی طرف سے انہیں سونپے جائیں گے۔

9) وفاقی حکومت اس ایکٹ کے تحت کوئی بھی اختیار چیئرمین کو تفویض کر سکتی ہے، جو ایسی شرائط کے تحت ہوں گے جن کا وفاقی حکومت تعین کرے۔

4 بورڈ کے اختیارات اور فنکشنز۔

(1) بورڈ وہ تمام اختیارات اور فنکشنز استعمال کرے گا جو اس ایکٹ کے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے ضروری ہیں اور ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں، یعنی:۔

a) ٹیکس ایڈمنسٹریشن کی اصلاحات کو عملی جامہ پہنانا؛

b) رضاکارانہ ٹیکس مطابقت کو ترویج دینا اور بورڈ کو خدمات کی فراہم کنندہ تنظیم بنانا؛ اور ٹیکس گزاروں، سٹیک ہولڈرز اور ملازمین وغیرہ کی تعلیم اور سہولیات کی فراہمی کے لیے جامع پالیسیوں اور پروگراموں پر عملدرآمد کرنا، تاکہ بورڈ ایک جدید مستعد ادارہ بن سکے؛

c) جدید موثر ٹیکس انتظامیہ، انفارمیشن ٹیکنالوجی سسٹمز اور جائزے کے ٹھوس نظام کے طریقہ ہائے کار اختیار کرنا، پروسیس کو بہتر بنانا، ٹیکس گزاروں کی رجسٹریشن کو منظم بنانا، ٹیکس بیس کو وسعت دینا اور محکمانہ تدابیر کو زیادہ موثر بنانا بشمول ڈیوٹی، جرمانے یا ٹیکس کو متعلقہ قانون کے مطابق نافذ کرنا؛

d) جامع اور موثر انسانی وسائل کی حکمت عملی کے ذریعے پیداواریت کو بہتر بنانا؛

e) داخلی تقرریوں کے طریقہ کار کے تحت مخصوص ملازمتوں کے لیے ملازمین کی نشاندہی اور چناؤ کرنا؛

f) بورڈ کے ملازمین اور ممبران کو اضافی الاؤنس یا کوئی دیگر مراعات اور انعامات دینا؛

g) بورڈ کی ماتحت تنظیموں میں کرپشن کے خاتمے کے لیے مناسب اقدامات کرنا اور ایسا نظام بنانا جس کے ذریعے سے ملازمین کی ایمانداری کو یقینی بنایا جاسکے جس کی نافذ العمل نظام کے ذریعے تصدیق ہوسکے اور اسے ترقی و مراعات کی فراہمی کے طریقہ کار کا حصہ بنانا؛

h) اپنے اختیارات کے اندر موجود پوسٹوں کو دوبارہ سے تشکیل دینا، ملازمت کی تفصیلات طے کرنا اور قواعد کے مطابق نئی ملازمتیں تشکیل دینا؛

i) جہاں ضروری ہو مشتبہ ڈیوٹی ٹیکس چوری، ٹیکس اور کاروبار کے حوالے سے فراڈ، منی لانڈرنگ اور مالیاتی جرائم کے کیسز کے حوالے سے حکم یا ہدایت جاری کرنا اور متعلقہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ رابطے میں رہنا؛

j) ملازمین کے احتساب، کارکردگی، اہلیت اور ضابطہ اخلاق کے نظام قائم کرنا اور اسے چلانا؛

k) نافذ العمل تمام مالی قوانین کی دفعات پر عملدرآمد کرنا اور مالی قوانین کے تحت دیئے گئے اختیارات کو استعمال کرنا اور کوئی اقدام کرنا، پالیسی بنانا، ایسے قواعد اور رہنمائی جاری کرنا جس کے ذریعے مالی قوانین کا اطلاق سادہ، شفاف، موثر اور باسہولت ہو؛

l) کسی معاہدے، قرارداد اور عالمی عہد کے تحت عالمی ذمہ داریوں کو پورا کرنا؛

m) ایک ایسی فاؤنڈیشن اور اس کے لیے فنڈ قائم کرنا جو ملازمین کو سہولیات اور معاونت فراہم کرے اور حاضر سروس و ریٹائرڈ ملازمین نیز ان کے خاندانوں کی بہبود کے لیے کام کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی سماجی و ثقافتی سرگرمیوں کی تخلیق، تنظیم اور معاونت کے لیے کام کرے؛

n) جہاں اور جب درکار ہو ملازمین کا سرپلس پول تشکیل دے؛

o) اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے ضوابط، پالیسیاں، پروگرام اور حکمت عملیاں تیار کرنا؛

p) وفاقی حکومت کے قواعد کے مطابق اسائنمنٹس یا کنسلٹنسی کے لیے کسی فرد یا ادارے سے معاہدہ کرنا؛

q) کسی بین الاقوامی تنظیم یا ادارے یا ڈونر ایجنسی یا ہم منصب ادارے کے ساتھ وفاقی حکومت کی منظوری سے معاہدے، کنٹریکٹ، مفاہمت کرنا اور اس کا انتظام چلانا؛

r) مالی قوانین پر عملدرآمد کی استعداد کو بہتر بنانے کے لیے فیلڈ فارمیشنز قائم کرنا اور انہیں مناسب نام دینا؛

s) ایسا نظام اور طریقہ کار تیار کرنا جس سے ٹیکس گزاروں کی شکایات اور مسائل کے ازالے میں مدد مل سکے؛

t) کوئی اور سرگرمی یا کام کرنا جس کا فیصلہ اور تعین بورڈ کرے؛

u) تمام ٹیکس معاملات کے حوالے سے الیکٹرانک کمیونی کیشن جیسا کہ الیکٹرانک فائلنگ، الیکٹرانک ادائیگیاں، الیکٹرانک نوٹس، الیکٹرانک نوٹیفکیشن، ڈیجیٹل تصاویر، پروٹوکولز یا معاہدے، جیسے تجویز کیا جائے، کا انتظام کرنا؛ اور

v) کوئی دیگر فعل سرانجام دینا جو وقتاً فوقتاً وفاقی حکومت کی طرف سے سونپا جائے۔

(2) بورڈ، جب مناسب سمجھے، ایس آر اوز (SROs)، حکمنامے، سرکلرز اور ہدایات جاری کر سکتا ہے تاکہ مالی قانون اور اس ایکٹ کی دفعات پر عملدرآمد کیا جا سکے۔

(3) بورڈ اس ایکٹ پر عملدرآمد کی غرض سے وفاقی حکومت کی طرف سے تفویض کیا گیا کوئی بھی کام سرانجام دے گا۔

5 انسانی وسائل کا انتظام۔

(1) اپنے ملازمین کے حوالے سے بورڈ کے پاس دیگر کے علاوہ مندرجہ ذیل اختیارات ہوں گے، یعنی:۔

a) انسانی وسائل کی پالیسی مرتب کرنے کا اختیار؛

b) ملازمتوں کے جائزے، نشاندہی، تشکیل، گھٹانے یا تفویض کرنے یا تفویض نو کرنے کا اختیار اور قواعد کے مطابق داخلی طور پر ملازمتوں پر تعیناتی کی پالیسی تشکیل دینا اور اس پر عملدرآمد کروانا؛

c) مخصوص یا دستیاب عہدوں پر ملازمین کی تعیناتی کے لیے درکار اہلیت اور طریقہ کار طے کرنے کا اختیار؛

d) قدر پیمائی کے ایک شفاف طریقہ کار پر عملدرآمد کروانے کا اختیار جس کے ذریعے طے کیا جائے کہ آیا کوئی افسر کسی مخصوص یا دستیاب عہدے کے لیے اہل ہے یا نہیں؛

e) ملازمین کی ایمانداری کے جائزے کا اختیار جس کا مقصد قدر پیمائی کا طریقہ یا تعیناتی، ترقی یا ٹرانسفر ہو سکتا ہے؛

f) داخلی طور پر کسی بھی عہدے کے لیے شفاف طریقہ کار کی بنیاد پر ٹرانسفر، انتخاب یا تعیناتی کا اختیار؛

g) کسی بھی ملازم کو بورڈ کی ملکیت کسی بھی ادارے میں ٹرانسفر کرنے کا اختیار؛

h) ملازمین کی طرف سے رضاکارانہ طور پر ملازمت چھوڑنے کی سکیم تیار کرنا اور مجاز حکام کے سامنے اسے پیش کرنے کا اختیار اور اگر منظوری مل جائے تو اس پر عملدرآمد کروانا؛

i) اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کی غرض سے کوئی بھی اقدام کرنے، قواعد، ضوابط، رہنمائی، ضابطہ اخلاق جاری کرنے کا اختیار؛

j) وردی والے محکموں کے لیے اس طرح قواعد وضع کرنے اور متعلقہ معاملات کو نمٹانے کا اختیار کہ ان کے کام اور نظم وضبط میں کوئی خلل نہ آئے؛ اور

k) ملازمین کے لیے مراعات اور انعامات نیز انہیں ٹیکس اور ڈیوٹیز چوری سے باز رکھنے میں مدد فراہم کرنے والے فرد کے لیے مراعات اور انعامات فراہم کرنے کا اختیار، بورڈ پالیسی بورڈ کی منظوری سے ملازمین کے لیے کارکردگی کے معیارات اور مراعات وانعامات کی فراہمی کے لیے طریقہ کار تجویز کرے گا۔

(2) بلالحاظ اس امر کے کہ کسی اہلکار کو کسی بھی عہدے پر تعینات کیا جائے، اہلکار کے پاس کوئی اختیار نہیں کہ وہ کسی عہدے پر براجمان رہنے کا دعویٰ کرے۔

(3) بلالحاظ اس امر کے کہ انتخاب، مراعات، انعام یا اس طرح کے کسی دیگر فائدے کی پالیسی میں کچھ مذکور ہو، بورڈ داخلی تعیناتیوں کے عمل یا کسی اسائنمنٹ پر تعیناتی کے دوران کسی بھی ملازم کو ملازمت کی شرائط کے مطابق حاصل ہونے والے فوائد سے کم پر تعینات نہیں کرے گا، ماسوائے اس کے کہ کوئی الاؤنس، فائدہ یا مراعات کسی عہدے سے مخصوص ہوں۔

6 پالیسی بورڈ کا قیام۔

(1) وفاقی حکومت بورڈ کے ویژن، مشن اور اقدار سے متعلقہ امور پر رہنمائی کی فراہمی اور مالی پالیسی کی تشکیل و اہداف کے حصول کے سلسلے میں پالیسی گائیڈ لائنز فراہم کرنے کے لیے ایک پالیسی بورڈ قائم کر سکتی ہے۔

(2) پالیسی بورڈ مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہو گا، یعنی:۔

a) وزیر خزانہ — چیئرمین

b) وزیر تجارت — ممبر

c) وزیر صنعت — ممبر

d) وزیر ٹیکسٹائل انڈسٹریز — ممبر

e) وزیر نجکاری — ممبر

f) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ و محصولات کا چیئرمین — ممبر

g) قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ و محصولات کا چیئرمین — ممبر

h) چیئرمین ایف بی آر — ممبر

i) سینیٹ کی طرف سے چیئرمین سینیٹ کا نامزد رکن — ممبر

j) قومی اسمبلی کی طرف سے سپیکر قومی اسمبلی کا نامزد رکن — ممبر

k) ایسے ارکان جنہیں وزیر اعظم درکار اہلیت، تجربے اور صلاحیتوں کا حامل ہونے پر شعبہ جاتی ماہرین اور کاروباری حضرات میں سے اعزازی طور پر نامزد کریں — ممبر

(3) فیڈرل بورڈ آف ریونیو کا چیئرمین اس پالیسی بورڈ کے سیکرٹری کے طور پر کام کرے گا۔

(4) پالیسی بورڈ مالیاتی سال کی ہر سہ ماہی میں کم از کم ایک اجلاس منعقد کرے گا۔

(5) سرکاری عہدے کے حامل افراد کے علاوہ نامزد ہونے والے دیگر ارکان کی تقرری سینیٹ اور قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹیوں برائے خزانہ و محصولات کی منظوری سے مشروط ہو گی۔

7 چیئرمین کے سامنے پیش ہونا۔

(1) اگر کسی فرد کو کسی مالی قانون پر نفاذ کے دوران ہونے والے کسی اقدام یا کیے گئے اقدام پر شکایت ہو یا بورڈ کے کسی افسر یا اہلکار کے حوالے سے کسی بدانتظامی، کرپشن اور برے رویئے کی شکایت ہو یا انتظامی عمل کے دوران غیر ضروری تاخیر یا تکلیف کی شکایت ہو تو وہ شکایت کے ازالے کے لیے چیئرمین کے سامنے پیش ہو سکتا ہے۔

(2) چیئرمین یا بورڈ یا کوئی دیگر مجاز افسر، جو بھی صورت ہو، چیئرمین کی وساطت سے ایسی شکایت کے ازالے کے لیے مناسب اقدام کرے گا۔

8 بورڈ کی طرف سے اختیارات اور افعال کی تفویض۔

بورڈ، شرائط کے تحت جو ضروری ہوں، اپنا کوئی بھی اختیار یا فعل کسی حکومتی ادارے، چیئرمین یا کسی ممبر یا ملازم، جس کا اس ایکٹ کے تحت درست طور پر تقرر ہوا ہو، کو تفویض کر سکتا ہے۔

9 کارروائی کا جواز۔

اس ایکٹ کے حوالے سے بورڈ یا بورڈ کی کسی کمیٹی کی کسی کارروائی، فیصلے یا حکم کو محض اس لیے غیر قانونی تصور نہیں کیا جائے گا کہ کوئی عہدہ خالی تھا یا بورڈ یا کمیٹی کے قیام میں کوئی غلطی پائی جاتی تھی۔

10 وفاقی حکومت کی طرف سے ہدایات۔

وفاقی حکومت، وقتاً فوقتاً، بورڈ کو حکم جاری کر سکتی ہے یا ہدایت جاری کر سکتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت کی طرف سے صراحت کردہ کے مطابق اپنے معاملات اور افعال انجام دے۔ وفاقی حکومت کسی بھی نافذ العمل قانون کے تحت بورڈ کو کوئی بھی اختیار یا فرض تفویض کر سکتی ہے اور بورڈ ایسی ہدایات پر عمل کرنے کا پابند ہے۔

11 بورڈ کا بجٹ اور حسابات۔

(1) بورڈ ہر مالیاتی سال کے لیے، مجوزہ مالیاتی طریقہ کار کے تحت، اپنی وصولیوں اور ادائیگیوں کا حساب اور بجٹ کے تخمینے تیار کرے گا اور مزید کارروائی کے لیے فنانس ڈویژن کو بھیجے گا۔

(2) ایک بار جب بجٹ منظور ہو جائے تو بورڈ اسے خرچ کرنے اور فنڈز کی نئی تخصیص کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہے، جو کہ فنانس ڈویژن یا کسی بھی دیگر مجاز فورم یا اتھارٹی کی طرف سے اس حوالے سے وقتاً فوقتاً جاری ہونے والی عمومی یا مخصوص ہدایات سے مشروط ہے۔

(3) بورڈ، کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس کی طرف سے تجویز کردہ طریقہ کار کے مطابق اپنے حسابات تیار کرے گا جو یہ حسابات آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی طرف سے آڈٹ کیے جائیں گے۔

(4) بورڈ وفاقی حکومت کو ایک سالانہ مالیاتی رپورٹ جمع کروائے گا۔

12 سالانہ رپورٹ۔

بورڈ اپنی سرگرمیوں کی ایک سالانہ رپورٹ تیار کرے گا اور اسے وزیر اعظم کو پیش کرے گا نیز اس رپورٹ کو قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بھی پیش کیا جائے گا۔

13 استثنٰی۔

بورڈ، اس کے چیئرمین، ممبران، افسران یا کسی بھی دیگر ملازم کے خلاف اس ایکٹ، قواعد وضوابط یا اس کے تحت جاری ہونے والے کسی حکمنامے پر عملدرآمد کے سلسلے میں اچھی نیت سے کیے گئے اقدام پر کوئی استغاثہ، مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی۔

14 ڈیٹا بینک کی تشکیل اور اسے برقرار رکھنے کا اختیار۔

(1) بورڈ تیسرے فریق سے حاصل کردہ معلومات پر مشتمل ایک ڈیٹا بینک قائم کرے گا اور اسے برقرار رکھے گا تاکہ اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کیا جاسکے۔ اس ڈیٹا کو ٹیکس گزاروں کی تعداد بڑھانے اور موجود ٹیکس گزاروں کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کی درستگی کو یقینی بنانے نیز معاشی جائزے، آڈٹس، ٹیکس چوری کی نشاندہی اور ضروری پالیسی فیصلوں کے لیے مددگار معاشی تجزیئے کی غرض سے استعمال کیا جائے گا۔ مزید برآں اس ڈیٹا کو ملازمین کی کارکردگی کی قدر پیمائی کے لیے بھی استعمال کیا جائے گا۔

(2) بورڈ اس ڈیٹا کو وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت یا کسی قانونی ادارے، قانون نافذ کرنے والے ادارے یا یوٹیلٹی کمپنیوں، سٹاک ایکسچینج، سٹیٹ بینک، دیگر بینکوں، مالیاتی اداروں، ٹریڈ باڈیز یا کسی دیگر تنظیم کے ساتھ شیئر کر سکتا ہے اور ان کی طرف سے بنائے گئے ڈیٹا بیسز کو حاصل کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

(3) بورڈ کسی بھی ادارے کو ٹیکس سے متعلقہ معلومات حاصل کرنے کی ہدایت کر سکتا ہے جو بورڈ اور ایسے کسی ادارے یا فرد کے مابین انتظامات کے تحت وفاقی بورڈ کے لیے حاصل کرنا ضروری ہوں۔

15 احکامات کا تسلسل۔

(1) اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل سنٹرل بورڈ آف ریونیو کی طرف سے جاری کیے گئے احکامات، کارروائیاں اور کیے گئے اقدامات بر قرار رہیں گے، الا یہ کہ اس ایکٹ یا اس کے تحت بننے والے قواعد اور ضوابط کی رو سے کوئی ترمیم نہ کر دی جائے۔

(2) تمام قواعد، ضوابط، طریقہ ہائے کار، نوٹیفکیشنز، ایس آر اوز اور احکامات جو نافذ ہیں یا فعال ہیں یا سنٹرل بورڈ آف ریونیو کی طرف سے بنائے گئے ہیں، جاری رہیں گے الا یہ کہ وہ اس ایکٹ کی کسی دفعہ سے ہم آہنگ نہ ہو اور وہ اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک کہ اس ایکٹ کی دفعات یا اس کے تحت بننے والے قواعد کی رو سے مجاز حکام کی طرف سے انہیں واپس نہ لے لیا جائے، تبدیل نہ کر دیا جائے، ان پر نظر ثانی نہ کر دی جائے یا ترمیم نہ کر دی جائے۔

(3) تمام موجودہ کنٹریکٹس، معاہدے اور عہد جو سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے سنٹرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ 1924ء یا اس کے تحت بننے والے قواعد یا اس کے تحت جاری ہونے والے نوٹیفکیشنز کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے اختیار کیے تھے، وہ اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد بھی جاری رہیں گے، جب تک کہ مجاز اتھارٹی ان میں ترمیم کر دے یا بدل دیے یا واپس لے لے۔

16 جائیدادیں اور اثاثے وغیرہ، بورڈ کی ملکیت ہوں گے۔

(1) تمام جائیدادیں، اثاثے اور ریکارڈز جو اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل سنٹرل بورڈ آف ریونیو کی ملکیت تھے یا اس سے تعلق رکھتے تھے یا اسے عطاء کیے گئے تھے وہ اس ایکٹ کے نفاذ سے فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی ملکیت ہوں گے۔

(2) لوگو، نشان، سٹیشنری، شائع شدہ فارم، گوشوارے، چالان اور آن لائن کمیونی کیشن اسی طرح استعمال ہوتے رہیں گے جب تک کہ قواعد کے تحت کوئی مختلف تجویز نہ کر دیا جائے یا کسی بھی صورت میں جیسے بورڈ تبدیلی کرے۔

(3) سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور فرائض جو کسی معاہدے کے تحت ہوں یا کسی اور صورت میں ہوں، اس ایکٹ کے تحت فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے حقوق، ذمہ داریاں اور فرائض ہوں گے۔

(4) تمام حقوق دانش جو سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے ملازمین کی طرف سے تکنیکی یا پیشہ ورانہ رپورٹس، تجزیوں یا سسٹم کی صورت میں ہوں، فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی ملکیت ہوں گے۔

17 وفاقی بورڈ کی تنظیم نو کے بعد سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے ملازمین کی ملازمت وغیرہ کا تسلسل۔

(1) اس ایکٹ کی دفعات کے تحت، کوئی بھی فرد جو اس ایکٹ کے نفاذ سے پیشتر سنٹرل بورڈ آف ریونیو، اس کے فیلڈ دفاتر، تنظیمات اور ملحقہ محکموں کی ملازمت اور سروس میں تھا، وہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو، اس کے فیلڈ دفاتر، تنظیمات اور ملحقہ محکموں کی ملازمت اور سروس میں انہی شرائط

کے تحت رہے گا جو سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے ملازم کے طور پر اس پر لاگو ہوتی تھیں، الا یہ کہ ان شرائط کو اس ایکٹ کی دفعات یا اس کے تحت بننے والے قواعد یا ضوابط کے تحت تبدیل یا ان میں ترمیم کر دی جائے۔

(2) پاکستان بھر میں سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے تمام حکام اور افسران جو اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل جو فرائض سرانجام دے رہے تھے اسی طرح اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے پالیسیوں، پروگراموں، پراجیکٹس، اصلاحات، پراجیکٹس اور طریقہ ہائے کار پر عمل کرتے رہیں گے جیسا کہ وہ کر رہے تھے یا مجوزہ طور پر کرنا تھا، الا یہ کہ اس ایکٹ کی دفعات یا اس کے تحت بننے والے قواعد و ضوابط کی رو سے کوئی ترمیم کر دی جائے۔

18 سنٹرل بورڈ آف ریونیو کا حوالہ۔

اس ایکٹ کی دفعات کی رو سے، سنٹرل بورڈ آف ریونیو کا حوالہ جہاں بھی کسی قانون یا قواعد، ضوابط، احکامات، ایس آر اوز یا نوٹیفکیشنز وغیرہ میں اس وقت واقع ہو رہا ہے، اسے فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی طرف حوالہ سمجھا جائے گا۔

19 بورڈ کوئی فیس یا چارجز عائد کر سکتا ہے۔

بورڈ ٹیکس گزاروں کو اضافی سہولیات کی فراہمی یا براہ راست لاگت کی واپسی اور سرمایہ کاری پر مناسب ریٹرن یا منافع جہاں خدمات کسی مالیاتی قانون سے متعلقہ یا اس کی رو سے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت فراہم کی جائیں، پر آنے والے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کوئی بھی فیس یا چارجز عائد کر سکتا ہے۔

20 دوسرے قوانین کی منسوخی کا ایکٹ۔

دفعہ 4، 5، 11، 13، 16، 18 اور 19 کی شرائط موثر ہوں گی بلالحاظ اس امر کے کہ ان سے متضاد کوئی چیز کسی نافذ العمل دیگر قانون یا اس کے تحت بننے والے قواعد میں پائی جائے۔

21 قواعد بنانے کا اختیار۔

وفاقی حکومت اس ایکٹ کے مقاصد کی غرض سے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

22 ضوابط بنانے کا اختیار۔

بورڈ اس ایکٹ کا انتظام چلانے کے لیے ضوابط وضع کر سکتا ہے۔

23 منسوخی اور سیونگز۔

(1) اس ایکٹ کی دفعات کی رو سے، سنٹرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ، 1924 (IV بابت 1924) بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

(2) ماسوائے اس کے کہ جہاں اس ایکٹ میں واضح کیا گیا ہے، ذیلی دفعہ (1) کے تحت سنٹرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ، 1924(IV بابت 1924ء) کی منسوخی، جسے اس کے بعد مذکورہ ایکٹ کہا جائے گا، سے-

a) اس ایکٹ کے نفاذ کے وقت جو چیز نافذ العمل یا موجود نہیں تھی اس کی نشاۃ نو نہیں ہو گی؛
b) منسوخ ہونے والے ایکٹ کے کسی گزشتہ آپریشن یا مذکورہ ایکٹ کے تحت ہونے والے کسی قانونی کام پر اثر نہیں پڑے گا؛
c) مذکورہ ایکٹ کے تحت حاصل ہونے والے کسی حق، مراعات، فرض یا ذمہ داری پر اثر نہیں پڑے گا؛
d) مذکورہ ایکٹ کے تحت کوئی جرم سرزد ہونے کی صورت میں ہونے والے کسی جرمانے یا سزا پر کوئی اثر نہیں پڑے گا؛ یا
e) کسی حق، مراعات، فرض، ذمہ داری، جرمانے یا سزا، جس کا اوپر تذکرہ آیا ہے، کے سلسلے میں ہونے والی کسی تفتیش، قانونی کارروائی یا تلافی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا؛

اور ایسی کوئی بھی تفتیش، قانونی کارروائی یا تلافی اسی طرح سے ہو گی اور جاری رہے گی یا لاگو کی جائے گی اور ایسا کوئی جرمانہ یا سزا اسی طرح سے لاگو ہو گی جیسے مذکورہ ایکٹ کے منسوخ نہ ہونے کی صورت میں ہوتا۔

24 مشکلات کا خاتمہ-

وفاقی حکومت اس ایکٹ کی دفعات پر موثر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے حوالے سے درپیش کسی مشکل کو ختم کرنے کی غرض سے، حکم میں متعین کردہ مدت کے لیے، ایسا حکم جاری کر سکتی ہے کہ اس ایکٹ کی یہ دفعات تبدیلی یا کسی اضافے یا منسوخی، جو بھی ضروری یا قرین مصلحت ہو، کے ساتھ لاگو ہوں گی۔ شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کے تحت حاصل اختیار کو اس ایکٹ کے نفاذ کے تین سال کے بعد استعمال نہیں کیا جا سکتا۔